



سوال

(41) غسل جنابت کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جنابت کی حالت میں کن کن چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے، نیز غسل جنابت کا کیا طریقہ ہے، قرآن و حدیث کے مطابق اس کی وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جنبتی آدمی کسی قسم کی نماز نہیں پڑھ سکتا خواہ وہ نماز فرض ہو یا نفل، اسے غسل کرنے کے بعد نماز پڑھنا ہوگی، جنبتی آدمی بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کر سکتا، جب تک وہ پاک نہ ہو جائے کیونکہ بیت اللہ کا طواف کرنا گویا مسجد میں ٹھہرنا ہے جس کی جنبتی کو اجازت نہیں ہے جنبتی آدمی کو چاہیے کہ وہ قرآن کریم کو ہاتھ نہ لگائے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔ ”قرآن کریم کو پاک آدمی ہی ہاتھ لگائے۔“ [1]

اسی طرح جب تک وہ غسل نہ کرے اسے قرآن مجید کی تلاوت بھی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو قرآن مجید پڑھایا کرتے تھے بشرطیکہ وہ جنبتی نہ ہوتے۔ غسل جنابت کرنے کا مکمل طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔

1- غسل جنابت سے پہلے اپنے ہاتھ دھوئے پھر شرمگاہ کی آلودگی کو پاک صاف کرے۔

2- اس کے بعد وضو کرے جس طرح نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

3- اپنے سر کو پانی کے ساتھ اس طرح دھوئے کہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے۔

4- پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہالے۔

اس طرح غسل کرنے کا یہ کامل طریقہ ہے البتہ سارے بدن پر پانی بہانے کئی کرنے اور ناک میں پانی ڈال کر اسے صاف کرنے سے بھی طہارت حاصل ہو جائے گی، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر نہانے کی حاجت ہو تو نہا کر پاک ہو جایا کرو۔“ [2]

غسل جنابت میں کھلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ضروری ہے، اس کے بغیر غسل صحیح نہیں ہوگا کیونکہ غسل کا حکم سارے بدن کے لیے ہے، ناک اور منہ کا اندرونی حصہ بھی بدن کا وہ



حصہ ہے جس کا پاک کرنا واجب ہے۔ (واللہ اعلم)

[1] - سنن دارمی، الطلاق: 2266۔

[2] - 5/المائدہ: 6۔

حذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 67

محدث فتویٰ